تنزل ہیں اور مادہ پرستی غالب ہے۔ اس لہر سے پادری بھی محفوظ نہیں، آئے دن مغربی اخبارات میں پادریوں کے جنسی جرائم تک کی خبریں نمایاں شائع ہوتی ہیں۔

پوپ بینی ڈکٹ xvi:

19 اپریل 2005 کو پوپ جان پال کے مشیر خاص جوزف ریٹ زنگر کو کارڈینلوں نے 265واں پوپ منتخب کرلیا۔ اس نے اپنے لیے بینی ڈکٹ xvi کا لقب اختیار کیا۔ یہ بھی یہودنوازی میں اپنے اسلاف سے پیچھے نہیں۔

یہودیوں اور عیسائیوں کے عقائد میں ایک بنیادی اختلاف یہ ہے کہ مسیحا نجات دہندہ پہلی بار آئے گا یا دوسری بار۔ اول الذکر مسلک یہودیوں کا جبکہ ثانی الذکر مسلک عیسائیوں کا ہے۔ یہی وہ نقطہ افتراق ہے جس کی وجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں میں دشمنی در آئی ہے۔

جولائی 2001 میں بائبلی محققین نے 210 صفحات پر مشتمل ایک دستاویز شائع کی جس کا عنوان تھا: ''یہودی اور عیسائی بائبل کے مقدس اقتباسات'' اس رپورٹ میں عیسائیت کی دو ہزار سالہ تاریخ میں پہلی بار چرچ نے یہ تسلیم کیا کہ یہودی ایک مسیحا کی آمد کا انتظار کرنے میں برحق ہیں۔ نیز اس میں یہودیوں سے معافی بھی مانگی گئی، کیونکہ انجیل میں ان کے بارے میں نازیبا اور مخالفانہ جملے موجود ہیں۔ دستاویز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''مسیح کو سمجھنے کیلئے یہودی تحریروں کا مطالعہ لازمی ہے''۔

اس دستاویز پر اصول پرست عیسائی علماء نے احتجاج کیا مگر ذرائع ابلاغ نے حسب توقع انہیں کوئی اہمیت نہ دی۔ حقیقت جاننے والے عیسائی علماء سمجھتے ہیں کہ چرچ اور یہودیوں کی قربت زیادہ عرصہ نہیں رہے گی اور جلد از جلد دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو جائے گا۔

یہودیوں کی عیسائیت اور اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار ان کی تحریروں میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔ 1951 میں یہودیوں کے ممتاز دانشور جوشوا یہودا نے لکھا: ''نشاۃ ثانیہ (Renaissance) یعنی یورپ میں چودھویں سے سترھویں صدی تک ادب وفنون کے احیا کی تحریک، روشن خیالی، اصلاح کلیسا اور انقلابات عالم یہودیوں کے زرخیز دماغوں کا نتیجہ ہیں، تاکہ عیسائی مذہبی ذہنیت پر عقل کو حاوی کیا جاسکے''۔

1877 میں مشہور روسی ادیب فیودر دوستوف کی نے لکھا: ''یورپ میں اب ہر جگہ یہودی اور ان کے بینک نظر آتے ہیں۔ وہ نظام تعلیم پر بھی چھا رہے ہیں۔ اشتراکیت ان کا ایک اہم ترین ہتھیار ہے اور وہ اس کے ذریعے عیسائیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں''۔

(بشکریہ اردو ڈائجسٹ جون 2005)

کشمیر بزور شمشیر، قسط : 12

تاریخ جموں و کشمیر

ابو محمد عبدالوہاب خان

14-10-1967 عوامی بغاوت کا خطرہ محسوس کر کے مقبوضہ کشمیر میں فوج الرٹ کر دی گئی۔

19-10-1967 فرانسیسی صدر جنرل ڈیگال نے مسئلہ کشمیر میں پاکستان کے موقف سے اتفاق کا اعلان کیا۔

3-11-1967 پاکستان سلامتی کونسل کا بلا مقابلہ رکن منتخب ہو گیا۔

12-11-1967 مسئلہ کشمیر حل نہ کیا گیا تو دوبارہ جنگ ہو سکتی ہے۔(اے۔آر۔خان وزیر دفاع پاکستان)

14-11-1967 پاکستان سے باقی ماندہ کشمیر لے کر رہیں گے۔(اندرا گاندھی)

18-12-1967 کشمیری رہنما چوہدری غلام عباس راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔

27-12-1967 کشمیری عوام کی تحریک آزادی کے خلاف بھارتی اسمبلی نے قانون کی منظوری دی۔

1-01-1968 کشمیر کی آزادی تک ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔(پاکستانی وزارت خارجہ)

17-1-1968 مسئلہ کشمیر پر یوگوسلاویہ پاکستانی موقف کا حامی ہے۔(صدر ٹیٹو)

21-1-1968 بھارت نے شیخ عبداللہ کو پاکستان کا دورہ دینے کی اجازت نہ دی۔

29-1-1968 کشمیر کے سابق مفتی اعظم مولوی ضیاء الدین لاہور میں انتقال کر گئے۔

13-2-1968 بھارت کے خوف سے ہم کشمیریوں کی حمایت ترک نہیں کریں گے۔(وزیر خارجہ پیرزادہ)

14-2-1968 مسئلہ کشمیر حل ہونے تک ہم بھارت سے تجارت نہیں کریں گے۔(وزیر تجارت ہوتی)

17-2-1968 بھارت نے پاکستانی سرحدوں پر فوج جمع کر لی۔

19-2-1968 رن کچھ ٹریبونل نے کانجرکوٹ اور چھڈ بیٹ پاکستان کو دلا دیا۔اس طرح 350 مربع میل کا علاقہ مل گیا۔

29-2-1968 بھارتی لوک سبھا نے رن کچھ ٹریبونل کے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔

4-3-1968 رن کچھ ٹریبونل کے فیصلے پر عمل کے سلسلے میں دہلی میں پاک بھارت کانفرنس شروع ہوئی۔

8-3-1968 الحاق کشمیر کے فیصلے کا حق صرف کشمیری عوام کو ملنا چاہیے۔(سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ خان)